سوال

(28) اراضی زبانی طور پر مسجد کو وقف کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے اپنی زندگی میں تقریباً دوکنال قطعہ اراضی زبانی طور پر مسجد کےلئے وقف کی لیکن قانونی طور پر وقف نامہ لکھنے سے پہلے وہ فوت ہوگیا۔ اس کے بیٹے نے وہ موقوفہ زمین کسی دوسرے شخص کو فروخت کردی ،اس کی قیمت وصول کرکے خریدار کے نام رجسٹری کرادی ،اب مسجد کی انتظامیہ اورخریدار کا باہمی تنازعہ پیدا ہوا ،مسجد والے کہتے ہیں کہ فروخت کردہ زمین مسجد کےلئے وقف ہے ،جبکہ خریدار کا دعویٰ ہے کہ میں نے اسے رقم صرف کرکے خریدا ہے اورمیرے نام رجسٹری ہے ۔پنچائتی فیصلہ یہ ہوا کہ خریدار ،مسجد کو موجودہ زمین سے نومرلے دے گا اوروضوخانہ ،باتھ وغیرہ بھی تعمیر کرادے گا ،فریقین اس پر راضی ہوگئے اوراس پر عمل درآمد بھی کرادیا گیا ،اب مسجد کی انتظامیہ کے بعض افراد پھر مطالبہ کررہے ہیں کہ مسجد کودوکنال قطعہ اراضی ملنا چاہیے جبکہ خریدار کہتا ہے کہ یہ سراسر زیادتی اورحق تلفی ہے ۔وضاحت فرمائیں کہ اس تنازعہ میں زیادتی کا مرتکب کون اورحق بجانب کون ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ کسی قیمتی چیز کو اللہ تعالیٰ کی ملک میں مقید کردینا اوراس کے منافع کو دوسروں پر نیک نیتی کے ساتھ ہمیشہ کےلئے صدقہ کردینے کا صاف اورصریح اظہار وقف کہلاتا ہے ۔وقف کےلئے شرعی طور پر کسی تحریری دستاویز کی ضرورت نہیں ہے ،کسی جائیداد کے بطوروقف استعمال سے بھی اس کا وقف ہونا ثابت کیا جاسکتا ہے ،البتہ ازروئے قانون وقف کا تحریری ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے وقف کے جواز کےلئے حسب ذیل شرائط کا ہونا لازمی ہے :

وقف کنندہ عاقل ،بالغ اورآزاد ہو۔

وقف کے وقت شئے موقوفہ کا مالک ہو۔

وقف کردہ چیز ہر قسم کے بارکفالت سے مبرا ہو۔

وقف کردہ چیز کو موقوف علیہ کے حوالے کرنے پر قادر ہو۔

وقف کا اعلان نیک نیتی اور حقیقی ارادے کے ساتھ ہو،اس میں کسی وارث کو نقصان پہنچانا مقصود نہ ہو۔

جب ان شرائط کے مطابق وقف مکمل ہوجائے تو وقف شدہ چیز کو اپنے ذاتی مقاصد کے لئے نہ تو فروخت کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی کسی اور کو ہبہ یا وراثت میں دیا جاسکتا ہے، جیسا کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ [صحیح بخاری: ۲۷۳۷]

اس طرح وقف کے بعد اگر کوئی وارث وقف شدہ چیز کو اپنے ذاتی مقاصد کے لئے فروخت کرتا ہے تو اس فروختگی کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا کیونکہ حدیث کے مطابق ظالمانہ تصرف ہے ،جسے شریعت نے غیر معتبر ٹھہرایا ہے۔ [صحیح بخاری، المزارع: ۲۳۳۵]

حدیث میں اس قسم کے تصرف کو عرق ظالم سے تعبیر کیا گیا ہے جس کی وضاحت راوی حدیث حضرت ہشام نے بایں الفاظ کی ہے کہ آدمی کسی دوسرے کی زمین میں ناجائز تصرف کرکے اس کا مالک بن بیٹھے۔ امام مالک رحمہ اللہ نے اس کی تفسیر یوں کی کہ حق کے بغیر کسی قسم کا استفادہ کرنا عرق ظالم ہے۔ [ابوداؤد، الامارہ: ۳۰۷۸]

صورت مسؤلہ میں ازروئے قانون وقف کی شرائط کا لحاظ نہیں رکھا گیا اور نہ ہی وقف کرتے وقت اپنی اولاد کو اعتماد میں لیا گیا ہے۔ وقف کنندہ کو چاہیے تھا کہ وہ قطعہ اراضی مسجد کی انتظامیہ کے حوالے کردیتا یا پھر اس کے قانونی تقاضے پورے کرکے مسجد کے نام رجسٹری کرادیتا۔ کم ازکم اپنی اولاد کو اس سے آگاہ کرکے انہیں اعتماد میں لے لیتا ،تاہم اس کے بیٹے نے زبانی وقف شدہ قطعہ ارضی دانستہ یا غیر دانستہ طور پر آگے فروخت کردیا اور اس کی رقم وصول کرکے اس قطعہ اراضی کی خریدار کے نام رجسٹری بھی کرادی ہے۔ اس میں خریدار کا کوئی قصور نہیں ہے لیکن انتظامیہ مسجد کے تنازعہ کے پیش نظر پنچائتی فیصلہ ہوا کہ خریدار اس قطعہ اراضی سے نو مرلے زمین مسجد کو دے گا اور اس پر وضوخانہ اور باتھ وغیرہ تعمیر کرائے گا اور فریقین نے نہ صرف اس فیصلہ کو قبول کیا بلکہ حسب وضاحت بالا اس پر عمل درآمد بھی ہوگیا، اب انتظامیہ کو چاہیے کہ وہ دوبارہ اس تنازعہ کو نہ اٹھائیں، بلکہ اس فیصلہ کو قبول کرکے باہمی اتفاق ویگانگت کی فضا پیدا کریں۔ حدیث میں ہے کہ مسلمانوں کو اپنی طے شدہ شرائط کی پاسداری کرنی چاہیے۔ اس بنا پر اہل مسجد اب مسجد کی آبادی کے لئے خلوص کے ساتھ کوشش کریں اور اس قسم کے تنازعات سے باہمی نفرت کی فضا پیدا نہ کریں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2، صفحہ:74